

صند سالہ عرس اعلیٰ حضرت ۱۴۴۰ھ کے موقع پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ
کے متعلق مشکوٰۃ سوالات اور اس کے جوابات

امام اعلیٰ حضرت کوثر



از

محمد نعمت اللہ قادری مصباحی

ناشر

مکتبہ النور

پوہ خوشحال پور، سکندرہ، ضلع جموں، بہار

صند سالہ عرس اعلیٰ حضرت ۱۴۴۰ھ کے موقع پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

کے متعلق سنو سوالات اور اس کے جوابات

بنام

اعلیٰ حضرت کوثر

از

محمد نعمت اللہ قادری مصباحی

ناشر

مکتبہ النور

پوہ خوشحال پور، سکندرہ، ضلع جموں

بہار

- نام کتاب : اعلیٰ حضرت کوئٹہ
- مؤلف : محمد نعمت اللہ قادری مصباحی
- پروف ریڈنگ : حافظ محمد فہیم عطاری، محمد عابد عطاری کشمیری
- اشاعت : بموقع صد ۱۰۰ سالہ عرس اعلیٰ حضرت ۱۴۴۰ھ / ۲۰۱۸ء
- ناشر : مکتبہ النور، پوہے خوشحال پور، سکندرہ، ضلع جموئی (بہار)

عرض حال

سن ۱۴۴۰ھ کا عرس اعلیٰ حضرت ایک اہم خصوصیت کا حامل ہے وہ یہ کہ ۱۴۴۰ھ میں امام عشق و محبت، عالم شریعت و طریقت، قاطع بدعت و نجدیت و وہابیت و قادیانیت حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ والرضوان کے وصال کو سو (۱۰۰) سال پورے ہو رہے ہیں۔ یعنی ۱۴۴۰ھ کا عرس اعلیٰ حضرت صد ۱۰۰ سالہ عرس اعلیٰ حضرت ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ والرضوان نے دین متین کی خدمت کے لیے اپنی زندگی کو وقف فرما دیا تھا، آپ علیہ الرحمہ نے متعدد فتنوں کا قلع قمع کیا، مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت فرمائی، متعدد مردہ علوم و فنون کو زندہ فرمایا، کئی موضوعات پر آپ علیہ الرحمہ نے کتابیں تصنیف کی، آپ علیہ الرحمہ کے علم و فضل کی گواہی اپنوں کے علاوہ غیروں نے بھی دی، شریعت و سنت کی پابندی میں آپ علیہ الرحمہ طاق تھے۔ اور سب سے بڑا وصف جو آپ علیہ الرحمہ کا تھا وہ ہے عشق رسول ﷺ۔ آپ علیہ الرحمہ نے اپنی ذات پر ہر قسم کا حملہ برداشت کر لیا لیکن گستاخان رسول ﷺ سے کبھی سمجھوتا نہ کیا۔ آپ علیہ الرحمہ کے رگ و پے میں عشق رسول ﷺ سرایت کر چکا تھا فنا فی الرسول کے اعلیٰ مقام پر آپ فائز تھے۔ آپ علیہ الرحمہ خود بھی عاشق رسول تھے اور آپ اپنے چاہنے اور ماننے والوں کو بھی عشق رسول ﷺ کے جام سے سرشار فرمایا بلکہ یہ کہا جائے کہ آپ علیہ الرحمہ نے مسلمانان عالم کے دلوں میں عشق رسول ﷺ کی شمع جلائی تو سونی صد درست ہوگا۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے چاہنے، ماننے اور کسی نہ کسی واسطے سے آپ علیہ الرحمہ کا فیض پانے والے آج دنیا بھر میں موجود ہیں۔ آپ علیہ الرحمہ کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر سینکڑوں کتابیں معرض وجود میں آئیں اور اس کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ عرس اعلیٰ حضرت پر ہر سال متعدد

کتابیں اور رسالے شائع کیے جاتے ہیں۔ اس سال چونکہ صد سالہ عرس ہے اس لیے عاشقانِ امام عشق و محبت کا جوش و خروش قابلِ دید ہے۔ مہینوں پہلے سے تیاریاں جاری ہیں۔ نئے نئے طریقوں سے ہر ایک اپنی بساط کے مطابق خراجِ تحسین پیش کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ یہ خاکسار بھی محبِ اعلیٰ حضرت ہے، دل میں بار بار خیال آتا تھا کہ صد سالہ عرس مبارک پر کچھ نہ کچھ کیا جائے۔ اتفاقاً ایک دن جامعۃ المدینہ فیضانِ فاروقِ اعظم کے اساتذہ کے درمیان اس بات پر گفتگو ہوئی کہ صد سالہ عرس مبارک دھوم دھام سے منایا جائے چنانچہ طے ہوا کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی حیات طیبہ کے متعلق طلبہ کے درمیان مکالمے کی ترکیب کی ہو۔ اس سے طلباء اور عوام سب کو فائدہ ہوگا۔ اس کے لئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی حیات طیبہ کے متعلق سوالات و جوابات کی ترتیب کا مسئلہ درپیش ہوا، چنانچہ میں نے یہ ذمہ داری قبول کر لی۔ پھر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ صد (۱۰۰) سالہ عرس مبارک کی نسبت سے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے متعلق سو (۱۰۰) سوالات و جوابات کا ایک مجموعہ تیار کر دیا جائے۔ جس سے طلباء کے ساتھ ساتھ عوام کو بھی فائدہ ہوگا اور یہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں خراجِ عقیدت کی ایک صورت بھی بن جائے گی۔ لہذا ربِ عزوجل کا نام لے کر کام شروع کیا اور الحمد للہ عزوجل کم و بیش ایک ہفتے میں یہ مجموعہ تیار ہو گیا۔ قارئین استفادہ کریں کہیں غلطی نظر آئے تو اصلاح فرمائیں اور دعاؤں سے نوازیں۔

عزیزم حافظِ فہیم عطّاری اور عزیزم عابد عطّاری کشمیری کا شکر گزار ہوں کہ ان دونوں نے پروف ریڈنگ کی اور متعدد طریقوں سے تعاون کیا۔ اللہ ربّ العزت ان دونوں عالم باعمل بنائے، آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

محمد نعمت اللہ قادری مصباحی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

سوال (۱): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا اسم مبارک کیا ہے؟
جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا پیدائشی اسم مبارک ”محمد“ ہے اور جو آپ کے دادا حضرت مولانا رضا علی خان نے رکھا وہ ہے ”احمد رضا“۔ آپ کا تاریخی نام ہے ”المختار“ اور آپ علیہ الرحمہ اپنے آپ کو ”عبدالمصطفیٰ“ لکھا کرتے تھے۔

سوال (۲): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کو گھر میں کس نام سے پکارا جاتا تھا؟
جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کو گھر میں پیار سے ”اُمّن میاں“ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔

سوال (۳): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کہاں پیدا ہوئے؟
جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ شہر بریلی شریف کے محلہ ”جسولی“ میں پیدا ہوئے۔

سوال (۴): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کب پیدا ہوئے؟
جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ۱۰/شوال المکرم ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۴/جون ۱۸۵۶ء کو سنچر کے دن ظہر کے وقت پیدا ہوئے۔
(سوانح اعلیٰ حضرت: ص ۸۸)

سوال (۵): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اپنا سن ولادت کس آیت کریمہ سے استخراج فرمایا؟
جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اپنی ولادت کا سن ہجری اس آیت کریمہ سے نکالا ہے:

أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ

۱۲ ۵ ۷۲

(سوانح اعلیٰ حضرت علیہ: ص ۸۸)

سوال (۶): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا تعلیمی سلسلہ کب شروع ہوا؟
جواب: صحیح طور پر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ آپ علیہ الرحمہ کی بسم اللہ خوانی کس عمر میں ہوئی البتہ رسم بسم اللہ خوانی کے بعد آپ کی تعلیم کا سلسلہ شروع ہو گیا اور اپنی چار سال کی ننھی سی عمر

میں آپ نے قرآن مجید ناظرہ ختم کر لیا۔

(حیات اعلیٰ حضرت اول: ص ۱۲، سوانح اعلیٰ حضرت ص: ۹۱)

سوال (۷): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی ذہنی استعداد کیسی تھی؟

جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ بچپن ہی سے بہت ذہین و فطین تھے۔ خود فرماتے ہیں، میرے استاذ جن سے میں ابتدائی کتاب پڑھتا تھا، جب مجھے سبق پڑھا دیا کرتے، ایک دو مرتبہ میں دیکھ کر کتاب بند کر دیتا، جب سبق سنتے تو حرف بحرف لفظ بلفظ سنا دیتا۔ روزانہ یہ حالت دیکھ کر سخت تعجب کرتے۔ ایک دن مجھ سے فرمانے لگے کہ احمد میاں! یہ تو کہو تم آدمی ہو یا جن؟ کہ مجھے پڑھاتے دیر لگتی ہے مگر تم کو یاد کرتے دیر نہیں لگتی۔

(حیات اعلیٰ حضرت: ص ۱۳)

سوال (۸): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی پڑھائی کے حوالے سے دلچسپی کیسی تھی؟

جواب: جناب علی محمد خان صاحب اعلیٰ حضرت کے بھانجے فرماتے تھے کہ جناب والدہ ماجدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ اعلیٰ حضرت نے کبھی پڑھنے میں ضد نہیں کی، خود سے برابر پڑھنے کو تشریف لے جایا کرتے، جمعہ کے دن بھی چاہا کہ پڑھنے کو جائیں، مگر والد صاحب کے منع فرمانے سے رک گئے، اور سمجھ لیا کہ ہفتہ میں جمعہ کے دن کی بہت اہمیت کی وجہ سے نہیں پڑھنا چاہئے، باقی چھ دن پڑھنے کے ہیں۔

(حیات اعلیٰ حضرت اول: ص ۱۳)

سوال (۹): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے سب سے پہلے کس عمر میں اور کس موضوع پر تقریر فرمائی؟

جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے سب سے پہلے چھ سال کی عمر شریف میں ایک بہت بڑے مجمع سے عید میلادِ مصطفیٰ کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

سوال (۱۰): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فارغ التحصیل کب ہوئے؟

جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ۱۳ سال دس ۱۰ ماہ پانچ ۵ دن کی عمر شریف میں ۱۲ شعبان ۱۲۸۶ھ مطابق ۱۹ نومبر ۱۸۶۹ء کو تمام درسیات سے فارغ التحصیل ہو گئے۔

(سوانح اعلیٰ حضرت: ص ۹۲)

سوال (۱۱): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے سب سے پہلا فتویٰ کس عمر میں تحریر فرمایا؟

جواب: جس دن آپ علیہ الرحمہ فارغ التحصیل ہوئے اسی دن آپ نے مسئلہ رضاعت سے

متعلق ایک فتویٰ لکھ کر اپنے والد ماجد کی خدمت میں پیش کیا۔ جواب بالکل صحیح تھا۔ والد ماجد نے اسی وقت سے فتویٰ نویسی کی جلیل الشان خدمت آپ کے سپرد کر دی۔

(سوانح اعلیٰ حضرت: ص ۹۲)

سوال (۱۲): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے اساتذہ کتنے اور کون کون ہیں؟

جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے اساتذہ کی تعداد چھ ۶ ہے۔

(۱) اعلیٰ حضرت کے وہ استاذ جنہوں نے ابتدائی کتابیں پڑھائی (ان کا نام معلوم نہ ہو سکا) (۲) جناب مرزا غلام قادر بیگ صاحب بریلوی (۳) جناب مولانا عبدالعلی صاحب رامپوری (۴) حضرت سلالہ خاندان برکاتیہ سید شاہ ابوالحسن احمد نوری (۵) والد ماجد تاج العلماء سنداً تحقیقین حضرت مولانا شاہ نقی علی خان (۶) پیر و مرشد استاذ العارفین حضرت مولانا سید آل رسول مارہروی قدست اسرارہم۔ ان چھ حضرات کے علاوہ حضور نے کسی کے سامنے زانوئے ادب نہیں کیا۔ (حیات اعلیٰ حضرت اول ص ۱۵)

سوال (۱۳): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے سب سے پہلے کون سی کتاب کس عمر میں تحریر فرمائی؟

جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے سب سے پہلے علم نحو کی مشہور کتاب ”ہدایۃ النحوی“ کی عربی زبان میں شرح لکھی اس وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر آٹھ ۸ برس تھی۔

(سوانح اعلیٰ حضرت ص ۹۵)

سوال (۱۴): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے کتنے علوم و فنون میں کتابیں لکھی؟

جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے پچاس علوم و فنون میں کتابیں لکھیں۔

سوال (۱۵): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے کن فنون کو زندہ فرمایا؟

جواب: خلیفہ مفتی اعظم حضرت علامہ و مولانا بدر الدین احمد قادری رضوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ ”اعلیٰ حضرت نے بہت سے مردہ فنون مثلاً علم جفر، تفسیر، ہیئت اور نجوم کو نئی زندگی عطا فرمائی۔ علم توقیت میں آپ کا کمال ایجاد کے درجے پر تھا۔ (سوانح اعلیٰ حضرت ص ۹۵)

سوال (۱۶): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے پیر و مرشد کا نام مبارک کیا ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے پیر و مرشد کا نام استاذ العارفین حضرت مولانا الشاہ ال رسول مارہروی علیہ الرحمۃ الرضوان ہے۔

سوال (۱۷): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ شرف بیعت سے کب مشرف ہوئے؟
 جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اور آپ کے والد ماجد حضرت مولانا نقی علی مارہرہ شریف
 میں حضور پرنور سید شاہ آل رسول احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دست حق پرست پر
 ۱۲۹۴ھ مطابق ۱۸۷۷ء میں سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ میں بیعت ہوئے۔
 (سوانح اعلیٰ حضرت ص ۱۲۵، ۱۲۶)

سوال (۱۸): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کو خلافت کب اور کن سے ملی؟
 جواب: مرید ہوتے ہی آپ کے مرشد برحق مولانا سید آل رسول نے آپ کو اور آپ کے والد
 محترم کو خلافت نامہ عطا فرما کر خرقہ مقدسہ سے بھی سرفراز فرمادیا۔ (سوانح اعلیٰ حضرت ص ۱۲۶)
 سوال (۱۹): استاذ العارفین حضرت سید آل رسول مارہروی علیہ الرحمہ کے یہاں تو طویل بامشقت
 مجاہدات و ریاضات کے بعد خلافت و اجازت دی جاتی تھی تو پھر کیا وجہ ہے کہ ان دونوں
 حضرات کو بیعت کرتے ہی خلافت بھی دے دی گئی؟
 جواب: یہی سوال حضرت مولانا سید ابوالحسین نوری عرف میاں صاحب نے مرشد برحق
 استاذ العارفین حضرت سید آل رسول مارہروی علیہ الرحمہ سے کیا تو مرشد برحق نے فرمایا ”
 میاں صاحب اور لوگ زنگ آلود میلہ کچیلادل لے کر آتے ہیں اس کی صفائی اور پاکیزگی
 کے لیے مجاہدات طویلہ، ریاضات شاقہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور یہ دونوں حضرات
 صاف ستھرا پاکیزہ دل لے کر ہمارے پاس آئے۔ ان کو صرف اتصال نسبت کی
 ضرورت تھی اور وہ مرید ہوتے ہی حاصل ہو گئی۔ (سوانح اعلیٰ حضرت ص ۱۲۶)

سوال (۲۰): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی شادی کب ہوئی؟
 جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی شادی ۱۲۹۱ھ میں افضل حسین صاحب کی بڑی صاحبزادی
 (ارشاد بیگم) صاحبہ سے ہوئی۔ (حیات اعلیٰ حضرت اول ص ۱۵)

سوال (۲۱): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی اولادیں کتنی تھیں؟
 جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے دو شاہزادے (۱) حضرت مولانا شاہ حامد رضا خان
 صاحب ملقب بلقب حجۃ الاسلام (۲) حضرت مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خان صاحب مفتی
 اعظم ہند، اور پانچ صاحبزادیاں تھیں۔ (حیات اعلیٰ حضرت اول ص ۱۵)

سوال (۲۲): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے کتنی مرتبہ حج کی سعادت حاصل کی؟

جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے دو مرتبہ حج کی سعادت حاصل کی، پہلی بار ۱۲۹۵ھ مطابق ۱۸۷۸ء میں اپنے والدین کریمین کے ہمراہ فریضہ حج ادا فرمایا۔ دوسرا حج ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ مطابق فروری ۱۹۰۶ء میں ادا کیا۔ (سوانح اعلیٰ حضرت ص ۱۲۷)

سوال (۲۳): کیا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے حالت بیداری میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی؟

جواب: جی ہاں! خلیفہ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ حیات اعلیٰ حضرت میں تحریر فرماتے ہیں: ”مولوی سید شاہ جعفر میاں صاحب خطیب جامع مسجد کپورتھلہ نے اپنے والد صاحب کے عرس کے موقع پر اس واقعہ کو نہایت موثر انداز میں بیان کیا تھا کہ جب جناب مولانا احمد رضا خاں صاحب علیہ الرحمہ دوسری مرتبہ زیارت نبوی ﷺ کے لیے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے۔ شوق دیدار میں روضہ شریف کے مواجہہ میں درود شریف پڑھتے رہے یقین کیا کہ ضرور سرکار ابد قرار ﷺ عزت افزائی فرمائیں گے، اور بالمواجہہ زیارت سے مشرف فرمائیں گے۔ لیکن پہلی شب ایسا نہ ہوا تو کچھ کبیدہ خاطر ہو کر ایک غزل لکھی جس کا مقطع یہ ہے:

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں
یہ غزل مواجہہ میں عرض کر کے انتظار میں مودب بیٹھے ہوئے تھے کہ قسمت جاگ اٹھی اور چشم سر سے بیداری میں حضور اقدس ﷺ (کی زیارت) سے مشرف ہوئے۔

(حیات اعلیٰ حضرت اعلیٰ اول: ص ۲۲)

سوال (۲۴): سفر حج کے دوران مکہ معظمہ میں کس بزرگ نے آپ علیہ الرحمہ کو دیکھ کر فرمایا ”انی لاجد نور اللہ فی هذا الجبین“

جواب: خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت علامہ بدر الدین احمد قادری رضوی علیہ الرحمہ ”سوانح اعلیٰ حضرت“ میں تحریر فرماتے ہیں: اعلیٰ حضرت نے پہلی بار ۱۲۹۵ھ مطابق ۱۸۷۸ء میں اپنے والدین کریمین کے ہمراہ فریضہ حج ادا فرمایا، ایک دن آپ نے مقام ابراہیم میں نماز پڑھی امام شافعیہ حضرت حسین بن صالح جمل الیل نے جب آپ کا چہرہ انور دیکھا تو بغیر کسی جان پہچان کے آپ کا ہاتھ پکڑا اور اپنے دولت خانہ پر لائے اور بہت دیر

تک آپ کی پیشانی مقدس پر نگاہ جمائے رہے پھر انہوں نے فرمایا: ”انی لا جد نور اللہ فی ہذا الجبین“ یعنی بے شک میں اس پیشانی میں اللہ کا نور دیکھ رہا ہوں، بعدہ صحاح ستہ اور سلسلہ عالیہ قادریہ کی اجازت اپنے مبارک ہاتھوں سے لکھ کر آپ کو عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ ”اسمک ضیاء الدین احمد“ تمہارا نام ضیاء الدین احمد ہے۔
(سوانح اعلیٰ حضرت ص ۱۲۷)

سوال (۲۵): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ متواضع تھے یا متکبر؟
جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ انتہائی متواضع اور منکسر المزاج تھے۔ چنانچہ خلیفہ اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں: حضرت سید شاہ اسماعیل حسین میاں صاحب مارہروی کا بیان ہے کہ حضرت جد امجد سیدنا شاہ برکت اللہ صاحب قدس سرہ کا عرس شریف ایک زمانہ میں میرے والد ماجد صاحب قدس سرہ العزیز نہایت اہتمام و انتظام اور اعلیٰ پیمانے پر کیا کرتے تھے۔ اس میں بارہا حضرت مولانا بھی تشریف لائے اور میرے اصرار سے بیان بھی فرمایا۔ مگر اس طرح کہ حاضرین مجلس سے فرماتے: میں ابھی اپنے نفس کو وعظ نہیں کہہ پایا دوسروں کو وعظ کے کیا لائق ہوں؟۔
(حیات اعلیٰ حضرت اول: ص ۲۵)

علامہ بدر الدین قادری رضوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ خلیفہ اعلیٰ حضرت علامہ سید ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے وائس چانسلر سے دریافت کیا کہ آپ نے اعلیٰ حضرت کو کیسا پایا؟ انہوں نے کہا کہ بہت ہی خلیق منکسر المزاج اور ریاضی بہت اچھی خاصی جانتے تھے باوجودیکہ کسی سے پڑھا نہیں ان کو علم لدنی تھا۔
(سوانح اعلیٰ حضرت ص: ۱۰۶)

سوال (۲۶): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی وہ کون سی رباعی ہے جسے خود نوشت سوانح حیات کہا جاتا ہے؟

جواب: وہ رباعی یہ ہے۔
نہ مرنوش ز تحسین نہ مرانیش ز طعن نہ مرا ہوش بدھے نہ مرا گوش ذمے
منم و کنج خمولی کے نہ گنجد دروے جزمین و چند کتابے و دوات و قلمے

سوال (۲۷): حقوق العباد کے حوالے سے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا کوئی واقعہ؟

جواب: کئی واقعات ہیں: ایک واقعہ ”حیات اعلیٰ حضرت“ سے نقل کرتا ہوں جس سے آپ علیہ الرحمہ کے حقوق العباد کی پاسداری کا جذبہ اور سنت نبوی پر عمل اور آپ علیہ الرحمہ کا تواضع و انکسار جھلکتا ہے: ”چنانچہ علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں: مولوی محمد حسین صاحب میرٹھی جو مدد مسمیٰ پریس کا بیان ہے کہ ایک سال بریلی میں رمضان المبارک ۲۰ تاریخ سے اعتکاف کیا۔ اعلیٰ حضرت مسجد میں آتے تو فرماتے جی بہت چاہتا ہے کہ میں بھی اعتکاف کروں۔ مگر فرصت نہیں ملتی۔ آخر ۲۶ ماہ مبارک کو فرمایا، آج سے میں بھی معتکف ہی ہو جاؤں۔ اعلیٰ حضرت بعد افطار پان نوش فرماتے، شام کو کھانا کھاتے میں نے کسی دن نہیں دیکھا۔ سحر کو صرف ایک چھوٹے سے پیالے میں فیرونی اور ایک پیالی میں چٹنی آیا کرتی تھی، وہ نوش فرمایا کرتے، ایک دن میں نے دریافت کیا حضور فیرونی اور چٹنی کا کیا جوڑ ہے؟ فرمایا: نمک سے کھانا شروع کرنا اور نمک ہی پر ختم کرنا سنت ہے، اس لئے ہی چٹنی آتی ہے۔ ایک دن شام کو پان نہیں آئے، اور یہ بہت پختہ عادت تھی کہ کھانے کی کوئی چیز طلب نہیں فرماتے خاموش رہتے، مگر چوں کہ پان کے از حد عادی تھے ناگواری ضرور پیدا ہوئی، مغرب سے تقریباً دو گھنٹے بعد گھر کا ملازم ایک بچہ پان لایا۔ حضرت نے اسے ایک چپت مار کر فرمایا کہ اتنی دیر میں لایا۔ بعدہ سحر کے وقت سحری کھا کر مسجد کے دروازہ پر تشریف لائے۔ اس وقت رحیم اللہ خان ملازم اور میں گھبرایا اور عرض کی حضور ہم تو خدام ہیں، نخل ہونا کیا معنی؟ بعدہ اس بچے کو بلوایا جو شام کو پان دیر میں لایا تھا، اور فرمایا کہ شام کو میں نے غلطی کی جو تمہارے چپت ماری۔ دیر سے بھیجنے والے کا قصور تھا۔ لہذا تم میرے سر پر چپت مارو۔ اور ٹوپی اتار کر اصرار فرما رہے ہیں۔ ہم دونوں بہت مضطرب اور دم بخود پریشان اور وہ بچہ بھی بہت پریشان اور کانپنے لگا، اس نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا۔ حضور! میں نے معاف کیا۔ فرمایا: تم نابالغ ہو تمہیں معاف کرنے کا حق نہیں۔ تم چپت مارو، مگر وہ نہ مار سکا، بعدہ وہ اپنا بکس منگوا کر مٹھی بھر پیسے نکالے، وہ پیسے دکھا کر فرمایا: میں تم کو یہ دوں گا، تم چپت مارو مگر وہ بیچارہ یہی کہتا رہا، حضور میں نے معاف کیا۔ آخر کار اعلیٰ حضرت نے اس کا ہاتھ پکڑ کر

بہت سی چپیتیں اپنے سر مبارک پر اس کے ہاتھ سے لگائیں اور پھر اس کو پیسے دے کر رخصت کیا۔
(حیات اعلیٰ حضرت اول ص ۲۷)

سوال (۲۸): کیا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ پانچوں نمازیں مسجد جا کر باجماعت ادا فرماتے تھے؟
جواب: جی ہاں! اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ پانچوں نمازوں کے وقت مسجد میں تشریف لاتے اور ہمیشہ نماز باجماعت ادا فرمایا کرتے۔
(سوانح اعلیٰ حضرت اول ص ۲۹)

سوال (۲۹): سخاوت و ایثار کے معاملے میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا کیا حال تھا؟
جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ انتہائی سخی اور فراخ دل تھے۔ علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ جناب ذکاء اللہ خان صاحب کا بیان ہے کہ سردی کا موسم تھا، بعد مغرب اعلیٰ حضرت حسب معمول پھاٹک میں تشریف لا کر سب لوگوں کو رخصت کر رہے تھے، خادم کو دیکھ کر فرمایا: آپ کے پاس رزائی نہیں ہے؟ خادم خاموش ہو گیا۔ اس وقت جو رزائی اعلیٰ حضرت اوڑھے تھے، خادم کو اُتار کر دے دی اور فرمایا کہ اوڑھ لیجئے۔ خادم نے بصد ادب قدم بوسی کی اور حضرت کے فرمان مبارک کی تعمیل کی اور رزائی اوڑھ لی۔ انہیں کا بیان ہے کہ اعلیٰ حضرت نے جب رزائی مجھے عنایت فرمائی، اس کے دو تین دن کے بعد حضرت کی نئی رزائی تیار ہو کر آگئی۔ نئی رزائی اوڑھے ہوئے چند روز ہی گزرے تھے کہ مسجد میں ایک مسافر صاحب رات کے وقت آئے اور اعلیٰ حضرت سے عرض کیا میرے پاس کچھ اوڑھنے کو نہیں ہے اعلیٰ حضرت نے وہی نئی رزائی اُن مسافر صاحب کو عطا فرمادی۔
(حیات اعلیٰ حضرت اول ص ۳۳)

سوال (۳۰): کیا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ قناعت و توکل کی صفت سے بھی متصف تھے؟
جواب: جی! اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ انتہائی متوکل تھے آپ علیہ الرحمہ نے شجرہ زر کا عمل صرف اس لیے چھوڑ دیا کہ آپ کو احساس ہوا کہ اس سے توکل میں فرق آتا ہے جبکہ آپ علیہ الرحمہ نے یہ عمل اپنے لیے نہیں کیا تھا، چنانچہ حیات اعلیٰ حضرت میں ہے: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا کہ مکہ معظمہ سے ایک صاحب کا والا نامہ آیا کہ میری دولہ کیوں کی شادی ہے، اس کے لیے آپ امداد کیجئے۔ میں نے خیال کیا کہ دونوں لڑکیوں کے لیے ایک ایک ہزار کی رقم باقی ہوگی۔ اسی مقصد کے لیے شجرہ زر کا عمل کیا۔

عمل کا چالیسواں دن تھا کہ میں معمول سے فارغ ہو کر بیٹھا تھا کہ حامد رضا آئے اور ایک بندھا ہوا رومال دیا اور کہا کہ ایک صاحب ملنے کی خاطر آئے تھے۔ میں نے کہا اس وقت بالا خانہ پر معمول میں مشغول ہیں۔ دوسرے وقت تشریف لائے گا، وہ صاحب یہ رومال دے کر چلے گئے، میں نے جب وہ رومال کھولا تو اس میں ایک ہزار سے زیادہ رقم تھی۔ خیال کیا کہ زیادہ کیوں ہے؟ معاذ بن میں آیا کہ مکہ معظمہ پہنچنے کے مصارف ہیں۔ میں نے فوراً اس عمل کو ہٹا دیا کہ اس سے توکل میں فرق آتا ہے۔

(حیات اعلیٰ حضرت اول: ص ۳۶)

سوال (۳۱): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کپڑے کون کون سے دن تبدیل فرماتے تھے؟
جواب: خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت علامہ بدر الدین قادری رضوی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ہفتہ میں دو بار جمعہ اور منگل کو لباس تبدیل فرماتے تھے۔ ہاں اگر عید یا بقرعید یا میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بارہویں ربیع الاول کا دن جمعرات یا سنہچر کو پڑتا تو دونوں دن لباس تبدیل فرماتے۔ (سوانح اعلیٰ حضرت: ص ۱۱۲)

سوال (۳۲): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ بسم اللہ شریف کا عدد یعنی ۸۶ کس طرح تحریر فرماتے تھے؟
جواب: بسم اللہ شریف کا عدد ۸۶ لکھنے کا عام دستور یہ ہے کہ (لوگ) پہلے سات لکھتے ہیں پھر ۸ اس کے بعد ۶ لکھتے ہیں۔ لیکن آپ پہلے ۶ پھر ۸ تب ۷ تحریر فرماتے یعنی اعداد کو بھی داہنی جانب سے لکھتے۔ (سوانح اعلیٰ حضرت اول: ص ۱۱۳)

سوال (۳۳): آداب مسجد کے حوالے سے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا طرز عمل کیا تھا؟
جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ مسجد کے آداب کا خوب خیال فرماتے تھے حتیٰ کہ خود سخت سے سخت تکالیف برداشت فرما لیتے مگر مسجد کے آداب کو پامال ہونے نہیں دیتے، چنانچہ ”حیات اعلیٰ حضرت“ میں لکھا ہوا ہے کہ ”ایک مرتبہ حضور بحالت اعتکاف اپنی مسجد میں مقیم تھے، شب کا وقت، جاڑے کا زمانہ اور اس وقت دیر سے شدید بارش مسلسل ہو رہی تھی، حضور کو نماز عشاء کے لیے وضو کرنے کی فکر ہوئی کہ پانی تو موجود، مگر بارش میں کس جگہ بیٹھ کر وضو کیا جائے؟ بالآخر مسجد کے اندر لحاف، گدے کے چارہ کر کے اس پر وضو کیا اور ایک قطرہ فرش مسجد پر نہ گرنے دیا۔ اور پوری رات جاڑوں کی اور اس پر باد و باران

کا طوفاں، یونہی جاگ کر ٹھٹھڑ کر کاٹ دی۔ (حیات اعلیٰ حضرت اول ص: ۳۸)
سوال (۳۴): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اخلاق کے اعتبار سے کیسے تھے؟

جواب: ”حیات اعلیٰ حضرت“ میں ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ”ہر شخص حتیٰ کہ چھوٹی عمر والے سے بھی نہایت ہی خلق کے ساتھ ملتے، آپ اور جناب سے مخاطب فرماتے اور حسب حیثیت اس کی توقیر و تعظیم فرماتے۔ (حیات اعلیٰ حضرت اول ص: ۴۱)

سوال (۳۵): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے سونے کا انداز کیسا تھا؟
جواب: آپ ہمیشہ بشکل نام اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم سویا کرتے اس طرح کی دونوں ہاتھ ملا کر سر کے نیچے رکھتے اور پاؤں سمیٹ لیتے جس سے سر ”میم“ کہنیاں ”ح“ کمر ”میم“ پاؤں ’دال‘ بن کر گویا نام پاک محمد کا نقشہ بن جاتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(سوانح اعلیٰ حضرت ص ۱۱۲)

سوال (۳۶): کیا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ حافظ قرآن بھی تھے؟

جواب: جی ہاں! آپ علیہ الرحمہ حافظ قرآن بھی تھے۔

سوال (۳۷): آپ علیہ الرحمہ نے کتنے دنوں میں حفظ قرآن فرمایا؟

جواب: خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت علامہ بدر الدین احمد قادری رضوی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں، کہ ایک مرتبہ کسی ناواقف شخص نے اپنے ایک عریضہ میں آپ کے القاب کے ساتھ حافظ کا لفظ بھی لکھ دیا، حسن اتفاق سے اس کا وہ عریضہ ۲۹ شعبان کو آپ کی خدمت میں پہنچا دوسرے ہی دن سے آپ نے قرآن مجید حفظ کرنا شروع فرما دیا اور ہر روز ایک پارہ حفظ کر کے تراویح کی نماز میں آپ سنا دیتے یہاں تک کہ رمضان شریف کی ستائیسویں تاریخ کو مغرب سے پہلے حفظ قرآن مجید پورا کر لیا اور صرف ایک مہینے کی مختصر مدت میں آپ حافظ ہو گئے۔ (سوانح اعلیٰ حضرت ص: ۱۲۷)

سوال (۳۸): کیا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ وعظ و تقریر بھی فرماتے تھے؟

جواب: جی ہاں! سوانح اعلیٰ حضرت میں ہے ”جس طرح آپ قلم کے دھنی تھے اسی طرح میدان بیان کے شہسوار بھی تھے۔“ مزید آگے لکھا ہے ”ہر سال کے تین زبردست وعظ تو پابندی کے ساتھ ہوا کرتے تھے۔ ایک وعظ طلبہ فارغ التحصیل کے سالانہ جلسہ دستار

بندی کے موقع پر ہوتا تھا۔ دوسرا بیان جلسہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں تیسرا بیان مرشد برحق حضرت مولانا سیدال رسول صاحب مارہروی علیہ الرحمہ کے عرس شریف کے موقع پر جو ہر سال ۱۸ ذوالحجہ کو آپ کے کاشانہ اقدس پر منعقد ہوتا تھا۔ ان کے علاوہ مسلمانوں کی عرض و تمنا پر شہر اور بیرونجات میں بھی آپ کے بیانات ہوتے تھے۔
(سوانح اعلیٰ حضرت ملخصاً ص ۱۲۸)

سوال (۳۹): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سفر فرماتے تھے یا نہیں؟

جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ بہت کم سفر اختیار فرماتے تھے چنانچہ ملک العلماء حضرت علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ”اعلیٰ حضرت امام اہلسنت قدس سرہ العزیز کا کسی جگہ کا سفر کرنا عدم کے حکم میں تھا۔ ضرورت دینیہ کے لیے البتہ سفر کا ارادہ فرماتے۔
(حیات اعلیٰ حضرت ملخصاً اول: ص ۱۹)

سوال (۴۰): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا حالت سفر میں نماز کے حوالے سے کیا عمل تھا؟

جواب: ”حیات اعلیٰ حضرت“ میں ہے: سفر کی حالت میں مسجد میں جا کر سب نمازوں کو ادا کرنا دشوار ہے، خصوصاً لمبے سفر میں۔ تاہم اعلیٰ حضرت جماعت سے نماز ادا کرنے کو ضروری خیال فرماتے اور اس پر سختی سے عامل تھے۔ اگر کسی گاڑی سے سفر کرنے میں اوقات نماز اسٹیشن پر نہیں ملتا تو اس گاڑی پر سفر نہیں کرتے، دوسری گاڑی اختیار فرماتے یا نماز باجماعت کے لیے اسٹیشن پر اتر جاتے اور اس گاڑی کو چھوڑ دیتے، اور نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد جو گاڑی ملتی اس سے بقیہ سفر پورا فرماتے۔

(حیات اعلیٰ حضرت اول ص ۱۱۹)

سوال (۴۱): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے زہد و تقویٰ کا کچھ حال بیان فرمائیں۔

جواب: مولانا حسنین رضا خان بریلوی فرماتے ہیں: ”زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ میں نے بعض مشائخ کرام کو یہ کہتے سنا کہ اعلیٰ حضرت قبلہ کی اتباع سنت کو دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کا لطف آگیا۔ یعنی اعلیٰ حضرت قبلہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہم کے زہد و تقویٰ کے مکمل نمونہ تھے۔“
(امام احمد رضا اور رد بدعات و منکرات ص ۸۸)

سوال (۴۲): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اطاعت والدین کے معاملے میں کیسے تھے؟

جواب: استاد محترم علامہ محمد احمد مصباحی دام ظلہ العالی اپنی تصنیف ”امام احمد رضا اور تصوف“ میں تحریر فرماتے ہیں ”اطاعت والدین میں بھی ان کی مثال پیش کرنی مشکل ہے والد گرامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد اپنی پوری باگ ڈور والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے ہاتھ میں دے رکھی تھی بے اذن نفل بھی گوارا نہ کیا۔ جو کچھ رقوم ہوتیں، سب والدہ کی خدمت میں حاضر کر دیتے۔ ان کی اجازت کے بغیر کتابیں بھی نہ خریدتے۔“
(امام احمد رضا اور تصوف: ص ۶۸)

سوال (۴۳): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی تعریف کی جاتی یا کوئی مذمت کرتا تو آپ کا رد عمل کیا ہوتا؟
جواب: استاد محترم حضرت علامہ محمد احمد مصباحی دامت برکاتہم العالیہ تحریر فرماتے ہیں ”خدمت دینی پر اپنوں کی مدح اور غیروں کی قدح انسان کو عجب و کبر یا نفسانی غصہ و انتقام میں مبتلا کر دیا کرتے ہیں مگر امام احمد رضا علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ”بخدا میں نہ ان اکابر علماء و اولیاء کی مدح پر اتراتا ہوں نہ ان دشمنان خدا و رسول کی گالیوں سے غصہ میں آتا ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ اس ناچیز کو اس قابل بنایا کہ اس کے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ناموس کی حفاظت میں گالیاں سنے جتنی دیروہ مجھے گالیاں دیتے ہیں اتنی دیر تو میرے آقا کی بدگوئی سے باز رہتے ہیں۔“
(امام احمد رضا اور تصوف: ص ۷۰)

سوال (۴۴): کیا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فتویٰ نویسی کی اجرت لیتے تھے؟
جواب: استاد محترم حضرت علامہ محمد احمد مصباحی مدظلہ العالی تحریر فرماتے ہیں ”وہ اپنی دینی خدمات پر کبھی اجرت دنیا کے طالب نہ ہوئے۔ بعض حضرات نے واقعی میں استفتاء کے ساتھ یہ بھی پوچھا کہ فتوے کی فیس کیا ہوگی؟ جواباً تحریر فرمایا: ”یہاں الحمد للہ فتویٰ پر کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ کبھی ایک پیسہ نہ لیا گیا اور نہ لیا جائے گا بعونہ تعالیٰ ولہ الحمد۔“

(امام احمد رضا اور تصوف: ص ۸۱)

سوال (۴۵): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے کتنی کتابیں تحریر فرمائی؟
جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اپنی ۶۵ سالہ زندگی میں کم و بیش ایک ہزار کتابیں لکھی۔
سوال (۴۶): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے مجموعہ فتاویٰ کا کیا نام ہے؟
جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے مجموعہ فتاویٰ کا نام ”العطایا النبویہ فی الفتاویٰ“

الرضویہ“ ہے۔ جس کی مخرجہ ۳۰ جلدیں ہیں، جس کے کل ۲۱۶۵۶ صفحات ہیں اور ۶۸۴ سوالات و جوابات ہیں۔

سوال (۴۷): مکہ معظمہ میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے کون سی کتاب حالت علالت میں انتہائی کم مدت میں تحریر فرمائی تھی؟

جواب: ”الدولة المکیة بالمأدۃ الغیبة“ علم غیب کے موضوع پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے بخار کی شدت میں بغیر کسی کتاب کی مدد کے محض اپنی خداداد یادداشت کے بل پر تقاسیر، احادیث اور کتب ائمہ کی اصل عبارتوں کے حوالہ جات کثیرہ نقل فرماتے ہوئے صرف ساڑھے آٹھ گھنٹے کی قلیل مدت میں تصنیف فرمایا۔ (سوانح اعلیٰ حضرت: ص ۲۹۸)

سوال (۴۸): وہ کون سی کتاب ہے جسے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے بیس گھنٹے سے بھی کم مدت میں تحریر فرمایا؟

جواب: ”فتاویٰ الحرمین لرجف ندوة المبین“ رد ندوہ کے لیے اٹھائیس ۲۸ سوال و جواب پر مشتمل اس کتاب کو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے بیس گھنٹے سے بھی کم مدت میں تحریر فرمایا تھا۔ (حیات اعلیٰ حضرت اول: ص ۱۲۲)

سوال (۴۹): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے کرنسی نوٹ کے تعلق سے وہ کون سا رسالہ لکھا جسے پڑھ کر علمائے مکہ بھی حیرت زدہ رہ گئے؟

جواب: ”کفل الفقیہ الفاہم فی الاحکام قرطاس الدرہم“ مفتی حنفیہ شیخ عبداللہ بن صدیق بن عباس نے اس کتاب میں تحریر شدہ ایک جزئیہ ”اگر کوئی شخص اپنے ایک کاغذ کا ٹکڑا ہزار روپے کا بیچے تو جائز ہے مگر وہ نہیں“ کو پڑھ کر بھڑک اٹھے اور اپنی رائے پر ہاتھ مار کر بولے ”این جمال بن عبداللہ من هذا النص الصریح“ یعنی حضرت جمال بن عبداللہ اس نص صریح سے کہاں غافل رہے؟ (حیات اعلیٰ حضرت اول: ص ۱۲۶)

سوال (۵۰): کیا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ بدعات کے موجد اور مؤید تھے؟

جواب: نہیں ہرگز نہیں! بلکہ آپ علیہ الرحمہ نے بدعات کا سختی کے ساتھ رد فرمایا اور متعدد کتابیں رد بدعات پر تحریر فرمائی اور بدعات کا قلع قمع فرمایا۔

سوال (۵۱): کیا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سجدہ تعظیمی کے جواز کے قائل تھے؟

جواب: نہیں! اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سجدہ تعظیمی کے جواز کے نہیں بلکہ عدم جواز کے قائل تھے۔ آپ علیہ الرحمہ نے سجدہ تعظیمی کی حرمت پر ایک رسالہ بھی تحریر فرمایا جس کا نام ہے ”الزبدۃ الزکیۃ التحریم سجود التحیۃ“ اس رسالے میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ”مسلمان اے مسلمان! اے شریعت مصطفویٰ کے تابع فرمان! جان اور یقین جان کہ سجدہ حضرت عزت جلالہ کے سوا کسی کے لیے نہیں۔ اس کے غیر کو سجدہ عبادت تو یقیناً جماعاً شرک مہین و کفر مبین اور سجدہ تحیت حرام و گناہ کبیرہ بالیقین۔“

سوال (۵۲): کیا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے ہنود کا بھی رد فرمایا؟

جواب: جی ہاں! اور آپ علیہ الرحمہ نے ان کے رد میں ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے ”انفس الفکر فی قربان البقر“

سوال (۵۳): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ عورتوں کے لیے زیارت قبور کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

جواب: عدم جواز۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں ہونے والا ایک سوال اور اس کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

عرض: حضور اجمیر شریف میں خواجہ صاحب کے مزار پر عورتوں کو جانا جائز ہے یا نہیں؟ ارشاد: غنیۃ میں ہے یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے یا نہیں بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ کی طرف سے اور کس قدر صاحب قبر کی جانب سے جس وقت وہ گھر سے ارادہ کرتی ہے لعنت شروع ہو جاتی ہے اور جب تک واپس آتی ہے ملائکہ لعنت کرتے رہتے ہیں، سوائے روضہ انور کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں، وہاں حاضری البتہ سنت جلیلہ عظیمہ قریب الواجبات ہے۔ (المفوض لہ ص ۱۰۷)

عورتوں کے لیے زیارت قبور کی ممانعت پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے ایک رسالہ بھی تحریر فرمایا ہے، جس کا نام ہے ”جمل النور فی نہی النساء عن زیارة القبور“

سوال (۵۴): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے کن کن فتنوں کا قلع قمع کیا؟

جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اپنی تصانیف کے ذریعے کثیر فتنوں کا قلع قمع کیا جس میں قادیانیت، انکار ختم نبوت، نیچریت، وہابیت، دیوبندیت، رافضیت، شیعیت وغیرہ

سرفہرست ہیں۔

سوال (۵۵) فتنہ قادیانیت کے خلاف اعلیٰ حضرت نے کتنی کتابیں تصنیف فرمائیں؟

جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اپنے فتاویٰ جات میں متعدد مقامات پر فتنہ قادیانیت کا رد فرمایا، نیز تین اہم کتابیں تصنیف فرمائیں۔

(۱) السوء العقاب علی المسیح الکذاب

(۲) الصارم الربانی علی اسراف القادیانی

(۳) قہر الدیان علی مرتد بقادیان

سوال (۵۶): کیا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے فتنہ آریہ (شدی کرن) کے رد میں بھی کتابیں تصنیف فرمائیں۔

جواب: جی ہاں! اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے فتنہ آریہ کے رد میں بھی کتابیں لکھی ہیں۔

سوال (۵۷): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے فتنہ آریہ کے رد میں کتنی اور کون کون سی کتابیں تحریر فرمائی؟

جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے فتنہ آریہ کا رد تحریر اور تقریر دونوں طرح فرمایا نیز تین کتابیں تصنیف فرمائی۔

(۱) کیف کفر آریہ (۲) قوارع القہار علی المجسمۃ الفجار

(۳) پردہ در امر تشری

سوال (۵۸): ختم نبوت پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی کتنی اور کون کون سی کتابیں ہیں؟

جواب: ختم نبوت پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے درج ذیل کتابیں تحریر فرمائی۔

(۱) جزى الله عدوہ بأبائہ ختم النبوة

(۲) تنبیہ الجہال بالہام الباسط المتعال

(۳) المبین ختم النبیین

(۴) جواب ہاتر کی بہ تر کی

(۵) الہیۃ الجباریۃ علی جہالۃ الاخباریۃ

سوال (۵۹): تصویر کی حرمت کے موضوع پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی کون سی کتاب ہے؟

جواب: ”العطایا القدیر فی حکم التصوير“

سوال (۶۰): کیا علم اصول حدیث میں بھی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے کتاب لکھی ہے؟
جواب: جی علم اصول حدیث میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی دو کتابیں ہیں: (۱) الہاد

الکاف فی حکم الضعاف (۲) مدارج طبقات الحدیث

سوال (۶۱) نبی کریم ﷺ کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اثبات ایمان کے حوالے سے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا کون سا رسالہ ہے؟

جواب: ”شمول الاسلام لاصول الکرام“ یہ نبی کریم ﷺ کے والدین

کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اثبات ایمان پر ایک نہایت ہی مدلل اور مبرہن رسالہ ہے۔

سوال (۶۲): امکان کذب باری تعالیٰ کے رد میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے کچھ لکھا ہے یا نہیں؟

جواب: جی ہاں! اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے امکان کذب باری تعالیٰ کا سخت رد فرمایا اور اس کی تردید میں آپ نے متعدد کتابیں بھی تصنیف فرمائیں۔

سوال (۶۳): امکان کذب باری تعالیٰ کے رد میں اعلیٰ حضرت نے کون کون سی کتابیں تصنیف فرمائیں
جواب: امکان کذب باری تعالیٰ پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی مندرجہ ذیل تصانیف ہیں:

(۱) سبحان السبوح عن عیب کذب المقبوح

(۲) اخباریہ کی خبر گیری

(۳) دامن باغ سبحان السبوح

(۴) خدا کو کس نے پہچانا

(۵) القمع البین لا مآل للمکذبین

(۶) سبحان القدوس عن تقدیس نجس منکوس

(۷) السعی المشکور فی ابداء الحق المہجور (امام احمد رضا ایک مظلوم مفکر: ص ۷۹)

سوال (۶۴): کیا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے مروجہ تعزیر داری کے رد میں بھی کچھ تحریر فرمایا ہے؟

جواب: جی ہاں! اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے مروجہ تعزیر داری کے رد میں ایک رسالہ تحریر فرمایا ہے۔

سوال (۶۵): اس رسالے کا نام کیا ہے؟

جواب: ”اعالی الافادۃ فی تعزیر الہند و بیان الشہادۃ“

سوال (۶۶): کیا تفسیر قرآن پر بھی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے نگارشات ہیں؟

جواب: جی ہاں! تفسیر قرآن پر بھی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے نگارشات ہیں۔

سوال (۶۷): تفسیر پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی کون کون سی کتابیں ہیں؟

جواب: (۱) الزلال الانقی بحر سفینۃ اتقی

(۲) حاشیۃ تفسیر بیضاوی

(۳) حاشیۃ عنایت القاضی

(۴) حاشیۃ معالم التنزیل

(۵) حاشیۃ الاتقال فی علوم القرآن

(۶) حاشیۃ الدر المنثور

(۷) حاشیۃ تفسیر خازن

(امام احمد رضا اور سائنسی تحقیق ص ۱۳)

سوال (۶۸): کیا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کو سائنس کا بھی علم تھا؟

جواب: جی ہاں! اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ بہت بڑے مفتی اور محدث ہونے کے ساتھ ایک عظیم

سائنسدان بھی تھے چنانچہ علامہ شہزاد قادری ترابی فرماتے ہیں: ”اعلیٰ حضرت امام احمد

رضا علیہ الرحمہ صرف ایک عالم، مفتی، محدث، حافظ، فقیہ، نعت گو شاعر، مصنف اور محقق ہی

نہ تھے بلکہ وہ اسی کے ساتھ ساتھ ایک سائنسدان بھی تھے جنہوں نے ایک ایسا سائنسی اور

تحقیقی پروگرام مسلمانوں کو دیا جو رہتی دنیا تک قائم و دائم رہے گا۔ آپ علیہ الرحمہ کی

سینکڑوں کتب اس سائنسی تحقیقات پر شاہد ہیں۔ (امام احمد رضا اور سائنسی تحقیق ص: ۵)

سوال (۶۹): حرکت زمین کے تعلق سے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: سائنس دانوں کا نظریہ یہ ہے کہ زمین حرکت کرتی ہے اور سورج ساکن ہے اسلامی

نقطہ نظر سے یہ نظریہ باطل ہے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے متعدد کتب احادیث و تفاسیر

اور قرآن مجید کی کل دس آیتوں سے استدلال کر کے ثابت کیا کہ (۱) اسلامی مسئلہ یہ ہے

کہ زمین و آسمان دونوں ساکن ہیں اور کو اکب چل رہے ہیں۔

(۲) اللہ تعالیٰ آسمان و زمین کو روکے ہوئے ہے کہ کہیں اپنے مقروض مرکز سے ہٹ نہ جائیں اور

جنبش نہ کریں۔ (امام احمد رضا ایک مظلوم مفکر ص ۱۷۹)

سوال (۷۰): ردِ حرکت زمین کے تعلق سے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے کون کون سی کتابیں لکھیں؟

جواب: ردّ حرکت زمین کے تعلق سے امام احمد رضا محدث بریلوی کی کتابیں حسب ذیل

ہیں: (۱) فوز مبین در ردّ حرکت زمین

(۲) معین مبین بھر دور شمس و سکون زمین

(۳) نزول آیات فرقان بسکون زمین و آسمان (امام احمد رضا ایک مظلوم مفکر ص ۱۸۵)

سوال (۷۱): فلسفہ جدیدہ کے ردّ میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے کون کون سی کتابیں لکھیں؟

جواب: (۱) مقامع الحديد علیٰ خدا المنطق الجديد

(۲) البارقة اللہ علیٰ سامد نطق بالکفر طوعاً

سوال (۷۲): ”مقامع الحديد کو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے کتنے دنوں میں لکھا؟

جواب: ۷ رجب ۱۳۰۶ھ کو امام احمد رضا نے صرف چھ دن میں ”مقامع الحديد“ تحریر فرمایا۔

(امام احمد رضا ایک مظلوم مفکر ملخصاً ص ۱۹۶)

سوال (۷۳): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی مقبولیت عوام و خواص میں کیسی تھی؟

جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اپنے علم و فضل، تقویٰ و طہارت، اخلاق و عادات و اعلیٰ کردار

اور عشق رسول ﷺ کی بدولت عوام و خواص بلکہ موافق و مخالف سب کے نزدیک

انتہائی مقبول و محبوب تھے۔

سوال (۷۴): کیا آپ علیہ الرحمہ کے علم و فضل کی گواہی مخالفین نے بھی دی ہے؟

جواب: جی ہاں! آپ علیہ الرحمہ کے علم و فضل کی گواہی مخالفین نے بھی دی ہے۔

سوال (۷۵): وہ کون کون ہیں جو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے مخالف تھے، مگر انہوں نے آپ علیہ

الرحمہ کے علم و فضل کی گواہی دی اور تعریفیں کی۔

جواب: متعدد ہیں جن میں سے چند مشہور نام مندرجہ ذیل: ملک غلام علی صاحب نائب

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی، حکیم عبدالحی رائے بریلوی سابق ناظم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ، شیخ

المعقولات مولانا محمد شریف کشمیری صدر المدرسین مدرسہ خیر المدارس ملتان، مولانا سعید

احمد اکبر آبادی صاحب فاضل دیوبند سابق صدر شعبہ سنی دینیات مسلم یونیورسٹی۔ وغیرہ

سوال (۷۶): ملک غلام علی صاحب نائب مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے کیا کہا؟

جواب: ملک غلام علی صاحب نائب مولانا ابوالاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں: ”حقیقت یہ ہے کہ

مولانا احمد رضا خان صاحب کے بارے میں اب تک ہم لوگ سخت غلط فہمی میں مبتلا رہے ہیں ان کی بعض تصانیف اور فتاویٰ کے مطالعہ کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ جو علمی گہرائی میں نے ان کے یہاں پائی ہے وہ بہت کم علماء میں پائی جاتی ہے اور عشق خدا اور رسول تو ان کی سطر سطر سے پھوٹا پڑتا ہے۔“ (امام احمد رضا اور رد بدعات و منکرات: ص ۹۱)

سوال (۷۷): حکیم عبدالحی رائے بریلوی سابق ناظم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے کیا لکھا؟
جواب: حکیم عبدالحی رائے بریلوی لکھتے ہیں: ”بہت سے فنون بالخصوص فقہ و اصول میں اپنے ہم عصروں پر فائق تھے۔“ (امام احمد رضا اور رد بدعات و منکرات: ص ۹۱)

سوال (۷۸): مولانا محمد شریف کشمیری نے کیا کہا؟
جواب: مولانا محمد شریف کشمیری کہتے ہیں: ”وہ اپنی مثال آپ تھا۔ اس کی تحقیقات علماء کو دنگ کر دیتی ہیں۔“ (امام احمد رضا اور رد بدعات و منکرات: ص ۹۲)

سوال (۷۹): مولانا سعید احمد اکبر آبادی فاضل دیوبند نے کیا کہا؟
جواب: مولانا سعید احمد اکبر آبادی فاضل دیوبند رقم طراز ہیں: ”مولانا احمد رضا صاحب بریلوی سرسید احمد خان اور ڈپٹی نذیر احمد کے ہم عصر تھے وہ ایک زبردست صلاحیت کے مالک تھے۔ ان کی عبقریت کا لوہا پورے ملک نے مانا۔“ (امام احمد رضا اور رد بدعات و منکرات: ص ۹۲)

سوال (۸۰): کیا علامہ ڈاکٹر اقبال نے بھی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے تعلق سے کچھ کہا ہے؟
جواب: جی ہاں! شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال نے کہا: ”ہندوستان کے دورے آخر میں ان جیسا طبع اور ذہن فقیہ پیدا نہیں ہوا۔“ (امام احمد رضا اور رد بدعات و منکرات: ص ۹۳)

سوال (۸۱): کیا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ شاعر بھی تھے؟
جواب: جی ہاں! اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ جہاں ایک عظیم محقق، بہترین فقیہ قابل رشک محدث اور مفسر تھے وہیں ایک قابل فخر شاعر بھی تھے۔

سوال (۸۲): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے کس صنف میں شاعری کی؟

جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے صرف صنف نعت میں شاعری کی۔

سوال (۸۳): کیا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے کسی بادشاہ یا وزیر کے لیے بھی کوئی کلام یا شعر کہا؟
جواب: نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ ایک بار کسی نے نواب نان پارہ ضلع بہرائچ کی قصیدہ خوانی کی

خواہش ظاہر کی تو آپ نے ایک نعت مقدس لکھی جس کے مقطع میں برجستہ ارشاد فرمایا:

کروں مدح اہل دولِ رضا، پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہ ناں نہیں

(امام احمد رضا اور رد بدعا و منکرات: ص ۱۵۵)

سوال (۸۴): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اپنی شاعری میں کس چیز کا لحاظ فرماتے تھے؟

جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اپنی شاعری میں احکام شریعت کو ملحوظ رکھتے تھے خود فرماتے ہیں:

ہوں اپنے کلام سے نہایت محفوظ بیجا سے ہے ”المئة اللہ“ محفوظ
قرآن سے ہے میں نے نعت گوئی سیکھی یعنی رہے احکام شریعت ملحوظ

سوال (۸۵): وہ کون سی نعت شریف ہے جسے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے بیک وقت چار زبانوں میں لکھا؟
جواب: وہ نعت پاک یہ ہے:

لم پات نذیرک فی نذر مثل تونہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج ترے سر سو تجھ کو اے شہ دوسرا جانا

سوال (۸۶): کیا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے عربی زبان میں بھی شاعری کی ہے؟

جواب: جی ہاں! اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے عربی زبان میں بھی شاعری کی چنانچہ آپ علیہ الرحمہ نے حمد و صلاۃ پر مشتمل ایک قصیدہ عربی زبان میں تحریر فرمایا جن کا آغاز کچھ اس طرح فرمایا:

الْحَمْدُ لِلْمُتَوَجِّدِ بِجَلَالِهِ الْمُتَقَرِّدِ
وَصَلَاةٌ مَوْلَانَا عَلِيٍّ خَيْرُ الْأَنْامِ مُحَمَّدٍ

(قصید شانِ رانعتان)

سوال (۸۷): کیا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے فارسی زبان میں بھی شاعری کی ہے؟

جواب: جی ہاں! اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے فارسی زبان میں بھی شاعری کی۔ آپ کے کئی کلام فارسی زبان میں ”اکسیر اعظم“ نامی قصیدہ آپ نے فارسی زبان ہی میں لکھا ہے۔

سوال (۸۸): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا کوئی فارسی شعر بیان فرمادیں؟

جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں فرماتے ہیں:

اولیاء اگر گھر باشد تو بحر گوہری در بدست شان زرے داند زرا کاں توئی
ترجمہ: اولیاء کے پاس اگر موتی ہے تو موتی کا سمندر تم ہو، اور اگر ان کے ہاتھ میں کوئی سونا
دیا گیا ہے تو سونے کی کان تم ہو۔ (اکسیر اعظم مترجم ص ۱۳۶)

سوال (۸۹): کیا یہ شعر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا نہیں ہے؟
ملک سخن کے شاہی تم کو رضا مسلم جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں
جواب: نہیں یہ اعلیٰ حضرت کا شعر نہیں بلکہ داغ دہلوی کا شعر ہے۔ داغ دہلوی نے
اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا جب یہ کلام پڑھا:

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں
تو بہت متاثر ہوئے۔ اس وقت اس کلام کا مقطع نہیں لکھا گیا تھا۔ داغ دہلوی نے مذکورہ
کلام کو پڑھ کر یہ شعر کہا:

ملک سخن کے شاہی تم کو رضا مسلم جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں
چنانچہ اس شعر کو بطور مقطع کے کلام میں شامل کر لیا گیا۔ (تحلیات امام احمد رضا ملخصاً ص ۹۱)
سوال (۹۰): کیا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے ایک نئے فرقے کی بنیاد ڈالی؟
جواب: نہیں ہرگز نہیں۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سنی حنفی تھے۔ آپ علیہ الرحمہ نے اہلسنت
والجماعت کا دفاع کیا۔ اہلسنت والجماعت کے خلاف اٹھنے والے ہر باطل فرقے کا رد
فرمایا، اسلام اور اہلسنت والجماعت کی تجدید فرمائی۔

سوال (۹۱): کیا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ عاشق رسول ﷺ تھے؟
جواب: عاشق ہی نہیں بلکہ عاشقوں کے امام تھے، عاشق گر تھے، آپ علیہ الرحمہ نے
کروڑوں دلوں میں عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جوت جگائی۔ آج بھی جب کوئی
مسلمان آپ علیہ الرحمہ کے نعتیہ کلام کا مجموعہ حدائق بخشش پڑھتا ہے تو جھوم اٹھتا ہے۔
عشق رسول ﷺ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا سرمایہ حیات تھا، آپ علیہ الرحمہ نے عشق
مصطفیٰ ﷺ کو اپنی جان فرمایا اور اس میں مزید اضافے کی دعا کی چنانچہ ایک شعر میں
فرماتے ہیں:

جان ہے عشق مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا جس کو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں

سوال (۹۲) کیا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اور اشرف علی تھانوی نے ایک ساتھ دارالعلوم دیوبند میں تعلیم حاصل کی؟

جواب: نہیں۔ دونوں کی تاریخ ولادت و فراغت میں بہت تفاوت ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی ولادت ۱۲۷۲ھ میں ہوئی اور فارغ التحصیل ہو کر ۱۲۸۶ھ میں مسند افتاء پر رونق افروز ہو گئے یعنی چودہ سال کی عمر میں فتوے دینے شروع کر دیئے۔ اور تھانوی صاحب ۱۲۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ دیوبند میں داخلہ ۱۲۹۵ھ میں لیا۔ یعنی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے تکمیل علوم کرنے کے نو سال بعد اشرف علی تھانوی صاحب نے دیوبند میں داخلہ لیا۔ ایسی صورت میں دونوں کا ایک ساتھ پڑھنا کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ (اعلیٰ حضرت پر ۱۵۰ اعتراضات کے منہ توڑ جوابات: ص ۲، کبھی ان کی: ص ۱۸)

سوال (۹۳): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کو مجدد کا خطاب کب ملا؟

جواب: ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء کو پینتالیس ۴۵ سال کی عمر میں آپ کو دنیائے اسلام کے اکابر علماء نے متفقہ طور پر مجدد وقت کا خطاب دیا۔ (امام احمد رضا اور سائنسی تحقیق: ص ۹)

سوال (۹۴): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے قرآن مجید کا اردو ترجمہ بنام ”کنز الایمان“ کب کیا؟

جواب: ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء کو ستاون برس کی عمر میں کنز الایمان شریف کے نام سے قرآن مجید کا ترجمہ کیا۔ (امام احمد رضا اور سائنسی تحقیق: ص ۹)

سوال (۹۵): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی وہ کون کون سی خصوصیات ہیں جو آپ علیہ الرحمہ کو امتیازی شان عطا کرتی ہیں؟

جواب: خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت علامہ بدرالدین قادری علیہ الرحمہ نے ”سوانح اعلیٰ حضرت“ میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی چند ”امتیازی خصوصیات“ کو بیان فرمایا ہے۔ وہیں سے نقل کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیں۔۔

(۱) آپ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایسے الفاظ اور ایسے استعارے استعمال کیے ہیں جو انتہائی ادب و محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ تمام کلام شروع سے آخر تک پڑھا جائے لفظ ”یثرب“ کہیں نہ پائیے گا۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول دافع البلاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قدم ناز سے تمام برائیوں اور بیماریوں کو دور فرما کر یثرب کو طیبہ بنا دیا۔

(۲) حدود شریعت سے ناواقف شعراء جوش عقیدت میں اولیاء کرام کو صحابہ عظام پر فضیلت دے جاتے

ہیں یا سرکارِ دو عالم ﷺ کا مقابلہ دیگر انبیائے کرام سے اس طرح کرتے ہیں کہ حضرات انبیاء کا احترام باقی نہیں رہتا اعلیٰ حضرت کے کلام میں اس قسم کی باتیں نہ ملیں گی۔

(۳) اکثر شعراء۔ کعبہ، عرش، حرم، مسجد، جنت، رضوان وغیرہ کی حرمت پر ٹھیس لگاتے ہیں، اور

بُت خانہ، میخانہ، کفر و زنا وغیرہ کی عظمت ثابت کرتے ہیں یہ بہت معیوب چیز ہے۔ اعلیٰ حضرت کا کلام اس قسم کی لغویات سے بالکل پاک ہے۔

(۴) آپ کا کلام جھوٹ، مبالغہ، ریا، تصنع، تکلف سے بالکل منزہ ہے ہر جگہ خلوص و عقیدت

صدق و حقانیت اور جذب دل کی ترجمانی ملے گی۔

(۵) عقائد اہلسنت کی تبلیغ، اطاعت و محبت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تلقین، باطل پرستوں کی

تردید بھی آپ کے کلام کی خصوصیت ہے۔

(۶) سرکارِ غوثیت میں بے انتہا نیاز مندانہ عقیدت بھی آپ کی امتیازی شان ہے۔

(۷) آپ کے کلام میں کہیں تو قرآن و حدیث کے بعینہ کلمات و عبارات ہیں کہیں ان کے

ترجے ہیں اور کہیں تلمیحات و اشارات ہیں غرض کہ آپ کے اشعار کے مآخذ کلام الہی و

حدیث نبوی کے مضامین ہیں۔

(۸) دشمنانِ مصطفیٰ ﷺ کی یق و یق میں آپ کا شعر و سخن شاعر بارگاہ رسالت سیدنا حسان

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاکیزہ کلام کا آئینہ ہے لہذا یہ کہنا بالکل حق بجانب ہے کہ اعلیٰ حضرت

حسان العصر تھے، باقی دوسرے شعراء جو تملق، چاپلوسی اور مدائنت فی الدین کی زندہ

تصویر ہیں ان کو لسان الحسان کہنا حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

(سوانح اعلیٰ حضرت: ص ۵۴۳)

توہین ہے۔

سوال (۹۶): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی کوئی کرامت بھی ہے۔

جواب: شریعت پر استقامت سب سے بڑی کرامت ہے اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی

حیات مبارکہ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ علیہ الرحمہ شریعت کے سخت پابند تھے اس

کے علاوہ آپ کی ذات بابرکت سے یہ کرامت بھی ظاہر ہوئی کہ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ بذریعہ ٹرین کہیں جا رہے تھے ایک جگہ نماز ادا کرنے کے لیے اُترے، ٹرین کی

روانگی کا وقت ہو چکا تھا ڈرائیور نے بہت کوشش کی کہ ٹرین آگے بڑھائے لیکن وہ ناکام رہا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کی اس کے بعد جوں ہی قدم مبارک ٹرین میں رکھا ٹرین چل پڑی۔ ایک انگریز گارڈ نے یہ سارا واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا، آپ سے متعارف ہوا اور اپنے بچوں کیساتھ مشرف بہ اسلام ہو گیا۔

سوال (۹۷): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے دست مبارک کی آخری تحریر کیا تھی؟

جواب: خلیفہ مفتی اعظم حضرت علامہ بدر الدین احمد قادری رضوی فرماتے ہیں: آپ نے ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ جمعہ مبارک کو وصال سے دو گھنٹہ سترہ منٹ پیشتر تجہیز و تکفین وغیرہ سے متعلق ضروری وصایا جو چودہ اہم باتوں پر مشتمل ہے قلم بند کرائے اور آخر میں بارہ بج کر اکیس منٹ پر خود دست اقدس سے حمد و درود شریف کے مندرجہ ذیل کلمات تحریر فرمائے۔
 وَاللّٰهُ شَهِيدٌ وَلَهُ الْحَمْدُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى وَبَارَكَ وَسَلَّمْ عَلَى شَفِيعِ الْمُنْذِرِيْنَ وَالِہِ الطَّيِّبِيْنَ وَصَحْبِہِ الْمُکْرَمِيْنَ وَابْنِہِ وَحَزْبِہِ اِلٰی اَبَدِ الْاَبَدِيْنَ اٰمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ط
 (سوانح اعلیٰ حضرت: ص ۳۸۰)

سوال (۹۸): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی تاریخ وفات کیا ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو جمعہ مبارک کے دن دو بج کر ۳۸ منٹ پر عین اذان جمعہ میں ادھر حیح الفلاح کی پکار سنی ادھر روح پر فتوح نے داعی الی اللہ کو لبیک کہا۔
 (سوانح اعلیٰ حضرت: ص ۳۸۱)

سوال (۹۹): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اپنی تاریخ وصال کس آیت کریمہ سے تخریج فرمائی۔

جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اپنے وصال کی تاریخ مندرجہ ذیل آیت کریمہ سے تخریج فرمائی
 وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِأَنْبِيَاءٍ مِّنْ فَضَّةٍ وَأَكْوَابٍ ط

۴۰ ھ ۱۳

(سوانح اعلیٰ حضرت: ص ۳۷۷)

سوال (۱۰۰): اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا مزار مبارک کہاں ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا مزار مبارک شہر ”بریلی شریف“ صوبہ اتر پردیش (یوپی) ہند میں ہے۔

منقبت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ

آقا کا ہے دلارا احمد رضا ہمارا
ہر سنی کا ہے پیارا احمد رضا ہمارا
علم و عمل میں یکتا ہر ایک فن میں اعلیٰ
کتنا بلند و بالا ہے احمد رضا ہمارا
ہے جن کے ضو سے روشن عالم یہ آج سارا
وہ ہے عظیم تارا احمد رضا ہمارا
اہل عرب نے مانا، اہل عجم نے مانا
کہ ہے علم کا منارہ احمد رضا ہمارا
دی جن کے عظمتوں کی دشمن نے بھی گواہی
وہ ہے جناب والا احمد رضا ہمارا
عشق نبی کی شمع جس نے کیا فروزاں
وہ ہے رضا ہمارا احمد رضا ہمارا
دیکھا جدھر بھی نعمت پایا ہے ایک ہی بس
ہر سمت ہے یہ نعرہ احمد رضا ہمارا

﴿نتیجہ فکر﴾

محمد نعمت اللہ قادری مصباحی

Published by

MAKTABA AL-NOOR

Pohe Khushaapur, Sikandra, Jamui, Bihar - Pin.811315

e-mail : nematullahmisbhi@gmail.com / Mob. 09764362866